عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اور رمضان المبارک!

عبداللطیف خالد چیمہ

رمضان المبارک کی آمد آمد ہے یہ ماہ مقدس روزے، تراویح اور عبادت کا مہینہ ہے اور پوری اُمت کا عقیدہ وایمان ہے کہ کوئی شخص اُس وقت تک مسلمان ہو نہیں سکتا جب تک وہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس کو ہر شے سے عظیم تر نہ سمجھے۔

توحید وختم نبوت کے پروانوں! حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی مقدس جماعت جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہر ہر اداء پر مرمٹنے والی جماعت ہے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اپنے خون سے دین اسلام کو محفوظ و مامون بنایا اسی لیے تمام کے تمام احکامات من وعن آج بھی موجود ہیں۔ عقیدۂ توحید کے بعد عقیدۂ رسالت وختم نبوّت کا عقیدہ بھی قرآن وحدیث اور اجماعِ اُمت کی دلیلوں کی قوت کے ساتھ محفوظ ہے۔ تاریخ کے پہلے شہید ختم نبوت سیدنا حبیب ابن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے لے کر غازی ممتاز حسین قادری تک کے شہدائے ناموسِ رسالت وختم نبوت کا مقدس خون اپنے اندر جو حقیقی پیغام لیے ہوئے ہے، اس کا خلاصہ یہ ہے کہ

نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ بطحا کی حرمت پر　　خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

متحدہ ہندوستان میں مرزا غلام احمد قادیانی کو انگریز سامراج نے عقیدۂ ختم نبوت پر وار کرنے کے لیے کھڑا کیا، تو ہندوستان میں جماعتی سطح پر سب سے پہلے مجلس احرار اسلام نے شعبۂ تبلیغ تحفظ ختم نبوت قائم کر کے تمام مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر اکٹھا کر دیا اور ۲۱، ۲۲، ۲۳ ر اکتوبر ۱۹۳۴ء کو قادیان میں انگریزی قانون کو پاؤں تلے روندتے ہوئے پوری دنیا پر واضح کر دیا کہ ”لاہوری وقادیانی مرزائیوں کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں“۔ دیوبندی، بریلوی اور اہلحدیث مکاتب فکر سمیت پوری امت مسلمہ برصغیر میں احرار کی پُشت پر کھڑے ہو گئے اور احرار نے استبداد کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔ یوں مجلس احرار اسلام، اُمت کی نمائندگی کرنے لگی بلکہ نمائندگی کا حق ادا کر دیا۔ پاکستان بننے کے بعد حضرت امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے ۱۹۴۹ء میں لاہور میں مرکزی سطح پر ”احرار دفاع پاکستان کانفرنس“ میں انتخابی سیاست سے دستبرداری کا اعلان کر کے تمام تر قوت دفاع پاکستان اور عقیدۂ ختم نبوّت کے تحفظ کے لیے وقف کرنے کا اعلان کیا۔ اسی دوران اپنی فطرت سے مجبور ہو کر قادیانیوں نے بعض سرکردہ سیاسی شخصیات کے تعاون سے وطن عزیز کے خلاف خطرناک سازشیں شروع کر دیں اور پاکستان کے اقتدار پر شب خون مارنے اور بلوچستان کو احمدی اسٹیٹ بنانے کا مکروہ منصوبہ پایۂ تکمیل تک پہنچانے کا اعلان کرنے لگے،

موسیو ظفر اللہ خان نے وزیر خارجہ کی حیثیت سے بیرون ممالک سفارت خانوں کو ارتدادی اڈوں میں تبدیل کر دیا اور کراچی کے ایک جلسۂ عام میں اسلام کو مردہ اور احمدیت کو زندہ مذہب قرار دیا۔ تب حضرت امیر شریعت رحمتہ اللہ علیہ نے احرار کی میزبانی میں کُل جماعتی مجلس عمل تحفظ ختم نبوّت کے مشترکہ پلیٹ فارم کی داغ بیل ڈالی اور حضرت مولانا ابوالحسنات قادری رحمتہ اللہ علیہ کو اس کا امیر منتخب کیا گیا۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے، کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹایا جائے اور ظفر اللہ خان کو وزارت خارجہ سے الگ کیا جائے جیسے مطالبات کو اُس وقت کے لیگی اور حاجی نمازی حکمرانوں نے یہ کہہ کر مسترد کر دیا کہ ''اگر ایسا ہوا تو امریکہ ہماری گندم بند کر دے گا''۔ احرار نے تحریک ختم نبوت کو منظّم کیا، جبکہ امریکہ نواز حکمرانوں نے ۱۰ ہزار فرزندان اسلام کے سینے گولیوں سے چھلنی کر دیئے، شاہ جی رحمتہ اللہ علیہ نے تب فرمایا تھا کہ ''میں اس تحریک کے ذریعے ایک ٹائم بم چھپا کے جارہا ہوں جو اپنے وقت پر پھٹے گا'' پھر دنیا نے دیکھا کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء میں اُس بھٹو مرحوم کے ہاتھوں قادیانیوں کو اسمبلی کے فلو پر غیر مسلم قرار دیا گیا جس بھٹو نے ۱۹۷۰ء کے انتخابات قادیانیوں کی حمایت سے جیتے تھے۔ پھر اسی بھٹو نے اڈیالہ جیل میں کہا تھا کہ ''قادیانی پاکستان میں وہی مرتبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں جو یہودیوں کو امریکہ میں حاصل ہے''۔ (اے کاش آج کے حکمران اور سیاستدان بھی یہ بات سمجھ جائیں۔)

آج بہت سے نشیب و فراز اور نامساعد حالات سے گزرتے ہوئے احرار اپنی اصل منزل ''حکومتِ الٰہیہ'' کے قیام اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی جدوجہد میں دن رات مشغول ہیں۔ ملک بھر میں تیس سے زائد مدارس و مساجد اور دفاتر الحمدللہ ''وفاق المدارس الاحرار'' کے تحت منظّم ہو چکے ہیں اور یہ سفر جاری ہے۔ اپنا بن کر دشمن سے زیادہ ظلم روا رکھنے والے مہربانوں کی چیرہ دستیوں اور سراسر خلافِ واقعہ اور منفی پراپیگنڈے کے باوجود ہمارے قدم آگے بڑھ رہے ہیں اور حضرت پیر جی مولانا سید عطاء المہیمن بخاری مدظلہ العالی کی بابرکت و پُر حکمت قیادت میں قافلۂ احرار و ختم نبوت اپنی اصل منزل کی طرف گامزن ہے۔

اِن سطور کے ذریعے آپ سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک میں مذکورہ نیک مقاصد خصوصاً عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے دعاؤں کا اہتمام بھی کریں اور زکوٰۃ وصدقات اور فطرانہ وعطیات سے مجلس احرار اسلام، تحریک تحفظ ختم نبوت اور اِس سے منسلک اداروں کے بیت المال کو زیادہ سے زیادہ مضبوط بنائیں اور اللہ تعالیٰ سے اجر پائیں۔

یہ خطہ ۲۷ رمضان المبارک کو ''پاکستان'' کے نام سے موسوم ہوا تھا اِس کی بقاء وسلامتی اُسی قرآن کے نظام کے نفاذ میں مضمر ہے جو رمضان میں نازل ہوا۔ یہی ہمارے تمام مسائل کا حل ہے۔ ۱۹۷۳ء کا آئین بھی تقاضا کرتا ہے کہ تمام قوانین کو اسلام کے قالب میں ڈھالا جائے اور غیر اسلامی قوانین کو ختم کیا جائے۔ تاکہ سامراجی واستعماری منڈلاتے سائے دم توڑ جائیں، ملک امن کا گہوارہ بن جائے اور فتنۂ ارتداد کی سازشوں سے ہم محفوظ رہ سکیں۔ (آمین، یارب العالمین)

قائم کرو جہاں میں قرآن کی حکومت — ہے سربسر تباہی اِنسان کی حکومت